احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 10- مارچ 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029

جمعہ 10- مارچ 2000ء - 3 ذی الحج 1420 ہجری- 10- امان 1379 ھش جلد 50-85 نمبر58

ریا شرک ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿ اِنّ الرِیَاءَ شِرکٌ ﴾

ریا شرک ہے

(جامع ترمذی کتاب النذور باب فی کراھیۃ الحلف حدیث1455)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کی فطرت میں دراصل بدی نہ تھی اور نہ کوئی چیز بری ہے لیکن بد استعمالی بری بنا دیتی ہے۔ مثلاً ریا ہی کو لو۔ یہ بھی دراصل بری نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی کام محض خدا تعالیٰ کے لئے کرتا ہے اور اس لئے کرتا ہے کہ اس کی نیکی کی تحریک دوسروں کو بھی ہو تو یہ ریا بھی نیکی ہے۔

ریاء کی دو قسمیں ہیں۔ ایک دنیا کے لئے۔ مثلاً کوئی شخص نماز پڑھا رہا ہے۔ اور پیچھے کوئی بڑا آدمی آ گیا اس کے خیال اور لحاظ سے نماز کو لمبا کرنا شروع کر دیا۔ ایسے موقعہ پر بعض آدمیوں پر ایسا رعب پڑ جاتا ہے کہ وہ پھول پھول جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم ریا کی ہے جو ہر وقت ظاہر نہیں ہوتی مگر اپنے وقت پر جیسے بھوک کے وقت روٹی کھاتا ہے یا پیاس کے وقت پانی پیتا ہے۔ مگر برخلاف اس کے جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے نماز کو سنوار کر پڑھتا ہے وہ ریا میں داخل نہیں۔ بلکہ رضاء الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ غرض ریا کے بھی محل ہوتے ہیں۔ اور انسان ایسا جانور ہے کہ بے محل عیوب پر نظر نہیں کرتا۔ مثلاً ایک شخص اپنے آپ کو بڑا عفیف اور پارسا سمجھتا ہے۔ راستہ میں اکیلا جا رہا ہے۔ راستہ میں وہ ایک تھیلی جواہرت کی پڑی پاتا ہے وہ اسے دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ مداخلت کی کوئی بات نہیں۔ کوئی دیکھتا نہیں۔ اگر یہ اس وقت اس پر گرتا نہیں اور سمجھتا ہے کہ غیر کا حق ہوگا اور روپیہ جو گرا ہوا ہے آخر کسی کا ہے۔ ان باتوں کو سوچ کر اگر اس پر نہیں گرتا اور لالچ نہیں کرتا تو فی الحقیقت پوری عفت اور تقویٰ سے کام لیتا ہے' ورنہ اگر نرا دعویٰ ہی دعویٰ ہے تو اس وقت اس کی حقیقت کھل جاوے گی اور وہ اسے لے لے گا۔

اسی طرح ایک شخص جس کے متعلق یہ خیال ہے کہ وہ ریاء نہیں کرتا۔ جب ریاء کا وقت ہو اور وہ نہ کرے تو ثابت ہوگا کہ نہیں کرتا۔ لیکن جیسا کہ ابھی میں نے ذکر کیا بعض اوقات ان عادتوں کا محل ایسا ہوتا ہے کہ وہ بدل کر نیک ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ نماز جو باجماعت پڑھتا ہے۔ اس میں بھی ایک ریاء تو ہے۔ لیکن انسان کی غرض اگر نمائش ہی ہو تو بے شک ریاء ہے اور اگر اس سے غرض اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری مقصود ہے تو یہ ایک عجیب نعمت ہے۔ پس (بیوت الذکر) میں بھی نمازیں پڑھو اور گھروں میں بھی۔ ایسا ہی ایک جگہ دین کے کام کے لئے چندہ ہو رہا ہو۔ ایک شخص دیکھتا ہے کہ لوگ بیدار نہیں ہوتے اور خاموش ہیں۔ وہ محض اس خیال سے کہ لوگوں کو تحریک ہو سب سے پہلے چندہ دیتا ہے۔ بظاہر یہ ریاء ہو گی' لیکن ثواب کا باعث ہو گی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 643)

نماز جنازہ

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4- مارچ 2000ء بروز ہفتہ درج ذیل جنازے پڑھائے۔

حاضر جنازے

1- مکرم شجاع احمد صاحب ساؤتھ آل

2- مکرم قریشی مقبول احمد صاحب کارکن انٹرنیشنل الفضل حلقہ بیت الفضل لندن

جنازہ غائب

1- مکرم ڈاکٹر حمید احمد خاں صاحب صدر جماعت ھارٹلے پول

آپ محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر بیگم صاحبہ اور مکرم کرنل ایاز محمود خاں صاحب صدر عمومی ربوہ کے بھائی تھے اور جماعت کے فدائی خادم تھے۔ آپ خدمت خلق اور خدمت دین میں پیش پیش رہتے تھے۔

2- مکرمہ جمیلہ جمال احمد صاحبہ بنت حضرت حافظ جمال احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سابق مربی ماریشس۔

کھال قربانی کے ٹینڈر

○ امسال عیدالاضحیٰ 18-17 مارچ کو آرہی ہے۔ کھال قربانی کے ٹینڈر دینے والے احباب 14-3-2000 تک اپنے ٹینڈر دفتر ہذا میں بھجوا دیں بعد میں آنے والے ٹینڈر قابل قبول نہ ہوں گے۔

(صدر عمومی)

اعلان داخلہ مدرستہ الحفظ

برائے طالبات

○ مدرستہ الحفظ میں نیا داخلہ مورخہ 2- اپریل بروز اتوار ہوگا۔ وقت 9 بجے صبح مہمان خانہ (بیرکس) خواتین میں۔ داخلہ کے لئے انٹرویو لیا جائے گا۔ طالبہ کو قرآن کریم صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو۔ صحت اچھی ہو۔ نظر اچھی ہو۔ طالبہ کو ذاتی طور پر کلام اللہ حفظ کرنے کا شوق ہو۔ والدین بچی کے ساتھ محبت کرنے والے ہوں خصوصاً والدہ توجہ دینے والی ہو۔ نیز طالبہ پانچویں جماعت میں اچھے نمبر لے کر کامیاب ہو۔

نوٹ:۔ اس ادارے میں ہوسٹل کا انتظام نہیں ہے۔ ربوہ سے باہر کی طالبات کے والدین ذاتی طور پر رہائش کا تسلی بخش انتظام کرنے کی صورت میں ہی داخلہ دلوا سکتے ہیں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی۔ ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 99

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی جلیل القدر رفیق خاص تھے۔ آپ کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے خود امام الصلوٰۃ اور خطیب مقرر فرمایا۔ آپ کی عارفانہ آنکھوں نے خدا کے برگزیدہ مسیح کی صحبت میں رہ کر جن روحانی تجلیات اور انقلاب آفریں اخلاق کا مشاہدہ کیا اسے آپ نے حضرت مسیح موعود کی حیات طیبہ ہی میں بذریعہ خطوط قلمبند کر دیا جس کے لئے آئندہ نسلیں بھی آپ کی ہمیشہ گرانبار احسان رہیں گی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ان مکتوبات کے دو مجموعے شائع کر دیئے تھے۔ اس بے مثال گلستان عرفان و حکمت کے چند پھول ملاحظہ ہوں۔

خدانمائی کا وعدہ اور اس کا ایفاء

حضرت عرفانی اخبار الحکم 26 مئی 1935ء صفحہ 7-8 پر رقم فرماتے ہیں۔

"حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت اقدس جن دنوں سیالکوٹ تشریف فرما تھے۔ ایک روز میر حسام الدین صاحب (مرحوم) کے مکان میں سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے۔ آپ ٹھہرے اور پیچھے مڑ کر مجھے کہا کہ

مولوی صاحب میرے ساتھ چلو میں خدا دکھادوں گا۔

یہ زبردست الفاظ اور وہ پاک صدا اب تک میرے کانوں میں گونجتی ہے۔ اور اب تک میرے دل میں اس کا گہرا اثر باقی ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے اس گھر میں کھڑا ہو کر شہادت دیتا ہوں کہ بے شک میں نے مرزا غلام احمد کے ذریعہ خدا کو دیکھا۔ اور یقیناً خدا کو دیکھا۔"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے جس موقعہ کا ذکر فرمایا یہ 1892ء کا واقعہ ہے۔ اس سال حضور نے امرتسر' لاہور' سیالکوٹ اور بعض دوسرے مقامات کا ایک سفر فرمایا تھا۔ اور جس وقت اس شہادت کا اظہار آپ نے کیا یہ دسمبر 1899ء کا واقعہ ہے۔ اور قادیان کی بیت اقصیٰ میں یہ شہادت حقہ آپ نے ادا کی۔

حضرت مخدوم الملۃ نے اسی سلسلہ میں ایک دوسرے موقعہ پر اپنی شہادت دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

میں وہی نسخہ اور اصول بتاتا ہوں جس نے مجھے شفا دی ہے میں نے قرآن بھی پڑھا تھا۔ مولانا مولوی نورالدین کے طفیل سے حدیث کا بھی شوق ہو گیا تھا۔ مگر میں صوفیوں کی کتابیں پڑھ لیا کرتا تھا

مگر ان میں وہ روشنی وہ نور معرفت نہیں وہ ترقی اور بصیرت نہ تھی جواب ہے۔

حلفیہ شہادت

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے 10 جون 1900ء کے مکتوب میں تحریر فرمایا:۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے بڑے غور سے ہمیشہ دیکھا ہے مجھے اس زمانہ میں ایک ہی شخص مستقیم ترازو اور پورے پیمانہ سے تولنے والا نظر آیا۔

میں اپنے امام (ایدہ اللہ) کو ایسا رحیم' کریم' حلیم' عفو دوست پاتا ہوں۔ کہ اس کی نظیر نہیں پاتا۔

میں اکثر اپنے دل کو ملامت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس فکر میں گداز ہو ہو جاتا ہوں اور جس قدر عزت اور تکریم ہماری ہمارا امام کرتا ہے اور جس رافت اور رحمت اور محبت سے ہم سے سلوک کرتا ہے۔ ہم اس کے مقابلہ میں سراسر شرمندہ ہیں۔ ہر بات میں اس کا ہاتھ اوپر پاتا ہوں دل میں بڑی تڑپ لگی رہتی ہے کہ اس کے حسن اور احسان کے اندازہ پر دلوں میں اس کی اس قدر محبت پیدا ہو جائے۔

مجھ پر تو اس کے خاص فضل اور احسان ہیں میں سخت کمزور ناقص جلد ابتلا میں پڑ جانے والا اور نادان تھا۔ بارہ برس سے (1888ء سے۔ عرفانی) اس کا تعلق اس پاک انسان کے حلم اور کرم سے ہے۔

ورنہ میں اپنی خو اور طبیعت کے لحاظ سے ایک لحظہ بھی کہیں بیٹھنے کے قابل نہ تھا۔ کردار میں۔ گفتار میں۔ اور مختلف معاملات میں مجھ سے بڑی غلطیاں سرزد ہوئیں۔

اگر میرا امام پردہ پوش اور نرم خو نہ ہوتا تو میں کب کا ہلاک ہو چکا تھا۔

اس کے اغماض و حلم نے ہماری زود رنج چڑ جانے والی طبیعتوں کو کبھی موقع ہی نہ دیا۔ کہ کوئی شکایت زبان پر لائیں۔ اس کے اکرام اور احترام نے جو اس نے ہر وقت اپنی حرکات و سکنات میں ہماری نسبت اختیار کیا ہمارے دلوں کو مسخر کر لیا۔ مبارک ہے وہ انسان جس نے ہمارے لئے ایسے انسان کو بھیجا۔"

(الحکم 26 مئی 1935ء)

غزل

ترے وجود کا اک بار پھر یقیں ہو جائے
عدو کے ساتھ اگر فیصلہ یہیں ہو جائے

بجا ہیں اجر کے وعدے مگر کرم ہوگا
زمیں کا قصہ جو طے برسرِ زمیں ہو جائے

نہ کوئی رنگ ہے اس میں نہ کوئی ربط مگر
جو تو سنے تو مری گفتگو حسیں ہو جائے

تمہارے بعد جو حد سے گزرنے لگتا ہے
تمہارے آنے سے اس درد میں کمی ہو جائے

بسا ہوا ہے مرے دل میں دھڑکنوں کی طرح
یہ شوق ہے وہ مرے اور بھی قریں ہو جائے

پھر اس کے بعد اسے جائے پناہ بھی تو بتا
فقیر کو جو ترے در سے بھی "نہیں" ہو جائے

مرے ہنر میں وہ تاثیر رکھ مرے مولیٰ
لبوں سے لفظ جو نکلے وہ دلنشیں ہو جائے

یہیں پہ کوئی ضروری نہیں ترا آنا
ہے ایک خواہشِ دیدار سو کہیں ہو جائے

اکرم محمود

کسی سے مفت کام کرانا پسند نہ کرتے تھے

حضرت مستری قطب الدین صاحب مرحوم بہت بڑے کاریگر تھے اسلحہ کے بنانے میں بھی بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے فرمایا ایک دفعہ مجھے سخت گرمی کے موسم میں بارہ بجے بلوایا۔ حافظ حامد علی مرحوم بلانے کے لئے آئے۔ میں اس وقت حاضر ہوا۔ حضور ایک اندھیری سی کوٹھڑی میں دروازہ بند کر کے تشریف فرما تھے آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اس ڈسک کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اس کی مرمت یہیں میرے پاس بیٹھ کر کر دیں۔ میں نے عرض کی کہ حضور دوکان پر لے جاؤں تو آسانی رہے گی۔ فرمایا دوکان پر لے جانے میں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس میں میری پرانی یادداشتیں ہیں اور ان کی سب ترتیب میرے ذہن میں ہے۔ خالی کرنے سے ترتیب بگڑ جائے گی۔ اور مجھے تکلیف ہوگی۔ چنانچہ میں نے وہیں درست کر دیا۔ حضور بہت خوش ہوئے فرمایا اجرت کیا چاہئے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور میں خدمت دین کے لئے آیا ہوں۔ اگر میں بھی اجرت لے کر کام کروں۔ تو مجھے ثواب تو نہ ہوا۔ فرمایا یہ خیال مت کرو کہ ثواب نہیں ہو گا۔ ثواب ضرور ملے گا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے دل میں اخلاص ہے۔ میرے گھر کے کاموں کا سلسلہ وسیع ہے۔

میں آپ لوگوں کو تکلیف دینا نہیں چاہتا کہ کسی سے مفت کام لوں۔ آپ لوگوں کی خدمت تو میرے ذمہ ہے۔ یہ آپ لوگوں کا احسان ہے۔ کہ مزدوریاں کرتے ہیں اور اپنا گذارہ کرتے ہیں۔ اس طرح میرا بوجھ ہلکا کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ آپ مجھ سے مزدوری دگنی لیا کریں مستری صاحب مرحوم نے فرمایا مگر میں نے اپنی مزدوری کبھی حضور سے دگنی نہیں لی۔
(الحکم 7۔ مئی 35ء)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیت دُعا کے واقعات

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

خاص رحمت کا نزول

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی بھوک اور فاقوں سے ایسے بدحال ہوئے کہ سماعت وبصارت بھی متاثر ہو گئی۔ ہم نے محتاجی کے اس عالم میں صحابہؓ رسولؐ سے مدد چاہی مگر کوئی بھی ہمیں مہمان بنا کر پاس نہ رکھ سکا بالآخر ہم رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور حضورؐ ہمیں اپنے گھر لے گئے آپؐ کے گھر میں تین بکریاں تھیں آپؐ نے ہمیں فرمایا ان بکریوں کا دودھ دوہ لیا کرو۔ ہم چاروں پی لیا کریں گے چنانچہ یوں گزارہ ہونے لگا ہم تینوں دودھ کا اپنا حصہ پی کر رسول کریمؐ کا حصہ بچا کر رکھ لیتے تھے آپؐ رات کو تشریف لاتے پہلے ہلکی آواز میں سلام کرتے کہ سونے والے جاگ نہ جائیں اور جاگنے والا سن لے۔ پھر اپنی جائے نماز پر نماز پڑھ کر اس جگہ آتے جہاں آپؐ کے حصہ کا دودھ رکھا ہوتا تھا اور دودھ پی لیتے تھے ایک رات شیطان نے میرے دل میں خیال ڈالا کہ دودھ کا اپنا حصہ پی کر میں سوچنے لگا کہ یہ جو حضورؐ کے لئے تھوڑا سا دودھ بچا کر رکھا ہے۔ اس کی آپؐ کو ضرورت ہی کیا ہے آپؐ کی خدمت میں تو انصار تحفے پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور آپؐ ان میں سے کھا پی لیتے ہوں گے یہ سوچ کر میں نے حضورؐ کے حصہ کا دودھ بھی پی لیا جب اس سے پیٹ خوب بھر چکا اور یقین ہو گیا کہ اب رسول کریمؐ کے لئے کوئی دودھ باقی نہیں رہا تو اپنے کئے پر سخت ندامت کا احساس ہونے لگا کہ تیرا برا ہو تو نے کیا کیا۔ کہ رسول کریم ﷺ کا حصہ بھی ہڑپ کر گیا۔ اب رسول کریمؐ آئیں گے اور حسب معمول جب دودھ اس جگہ نہیں ملے گا تو ضرور تمہارے خلاف کوئی بد دعا کریں گے اور تو ایسا ہلاک ہو گا کہ دنیا و آخرت تباہ ہو جائے گی۔

مقداد اپنی اس وقت کی مالی تنگی کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے پاس صرف ایک اوڑھنے کی چادر تھی وہ بھی اتنی مختصر کہ سر ڈھانپتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکتا تو سر ننگا رہتا تھا۔ اب اسی مخمصے اور بے چینی میں میری نیند اڑ گئی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی میٹھی نیند سو رہے تھے کیونکہ وہ میری حرکت میں شامل نہیں تھے۔

اسی اثناء میں رسول کریمؐ تشریف لائے آپؐ نے حسب عادت پہلے سلام کیا پھر اپنی جائے نماز پر جا کر نماز پڑھتے رہے پھر اپنے دودھ والے برتن کے پاس آ کر ڈھکنا اٹھایا تو اس میں کچھ نہ پایا۔ ادھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور ادھر مجھے یہ خوف کہ لو اب میرے خلاف بد دعا ہوئی اور میں مارا گیا مگر آپؐ نے جو دعا کی وہ یہ تھی اے اللہ! جو مجھے کھلائے تو اس کو کھلا، جو مجھے پلائے تو خود اس کو پلا.... یہ سننا تھا کہ میں فوراً اٹھا چادر اوپر باندھی اور چھری لے کر رسول کریمؐ کی بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ذبح کر کے حضورؐ کو کھلا کر آپؐ کی دعا کا وارث بنوں۔ جب میں سب سے موٹی بکری کو ذبح کرنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے تھنوں میں دودھ اترا ہوا ہے۔ حالانکہ شام کو دودھ نکالا تھا اور جب باقی بکریوں پہ نظر کی تو سب کا یہی حال دیکھا چنانچہ میں نے ان کو ذبح کرنے کا ارادہ ترک کر کے حضورؐ کے گھر کا دودھ کا برتن لیا اور بکریاں دوبارہ دوہ کر بھر لیا اور لے کر رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپؐ نے جب تازہ دودھ دوہا ہوا دیکھا تو خیال ہوا کہ ان بیچاروں نے بھی ابھی تک دودھ نہیں پیا اور پوچھنے لگے کیا تم لوگوں نے آج رات دودھ نہیں پیا۔ میں نے بات ٹالتے ہوئے کہا کہ حضورؐ بس آپ پئیں حضورؐ نے کچھ دودھ پی کر باقی مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ اب تم پی لو۔ میں نے کہا کہ آپؐ اور پئیں حضور نے اور پیا اور پھر مجھے دیا۔

اب دل کو تسلی ہوئی کہ رسول اللہ بھوکے نہیں رہے خوب سیر ہو چکے ہیں اور یہ خوشی بھی کہ آپؐ کی دعا کہ اے اللہ! جو مجھے پلائے تو اسے پلا بھی میرے حق میں قبول ہو چکی ہے۔ تو حضورؐ کا حصہ پینے کی اپنی حرکت کو یاد کر کے مجھے اچانک ہنسی چھوٹ گئی اتنی کہ میں لوٹ پوٹ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا اے مقداد! تجھے کون سی اپنی عجیب حرکت یاد آئی ہے جس پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہو تب میں نے رسول کریمؐ کو سارا قصہ کہہ سنایا کہ اس طرح آپؐ کے حصہ کا دودھ بھی پی لیا دعا کا حصہ دار بھی بنا اور دوبارہ دودھ پی لیا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے (قبولیت دعا کے نتیجہ میں) خاص رحمت کا نزول تھا تم نے اپنے ساتھی کو جگا کر کیوں نہ اس دودھ میں سے پلا کر ان کے حق میں یہ دعا پوری کروائی میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب مجھے جب اس برکت سے حصہ مل گیا تو مجھے کوئی پرواہ نہ رہی تھی کہ کوئی اور اس میں حصہ دار بنتا ہے کہ نہیں۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثار)

تجارت میں برکت

مکے کے مالدار تاجر حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ جب مہاجر ہو کر اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینے آئے تو رسول کریم ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی۔ اور پھر آپ کی تجارت میں ایسی حیرت انگیز برکت پڑی کہ آپ خود بیان کرتے تھے کہ میں کوئی پتھر بھی اٹھاتا تو مجھے امید ہوتی کہ اس کے نیچے سے سونا مجھے ملے گا۔ آپ کی وفات پر ترکہ میں جو سونا بچا وہ کلہاڑوں سے توڑا گیا اور توڑنے والوں کے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے۔ آپ کی چار بیویاں تھیں ہر بیوی کے حصہ میں اسی اسی ہزار کا مال آیا۔

(بیہقی)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کی تجارت میں برکت کے لئے حضورؐ نے دعا کی۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ کوئی چیز خریدتے تو اس میں نفع پاتے۔

(بیہقی)

حضرت مقدادؓ کے حق میں برکت کی دعا کی اور ان کے پاس اتنا مال آیا کہ ان کے تھیلے اور بورے بھرے ہوتے تھے۔

حضرت عروہؓ بن جعفر کے لئے آپؐ نے برکت کی دعا کی۔ وہ خود کہا کرتے تھے کہ میں نے بازار جا کر سودا لگایا اور بسا اوقات چالیس ہزار تک منافع لے کر واپس لوٹا۔ حضرت امام بخاری نے لکھا ہے کہ عروہؓ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں منافع پاتے تھے۔

اونٹنی واپس آگئی

ایک دفعہ حضور ﷺ کی اونٹنی بدک کر بھاگ نکلی۔ آپؐ نے دعا کی تو اچانک آندھی کا ایک بگولا نمودار ہوا جو اس اونٹنی کو دھکیل کر آپؐ کے پاس واپس لے آیا۔ (مسلم)

بارش

ایک جنگ میں مسلمانوں کو سخت پیاس کا سامنا کرنا پڑا۔ پانی میسر نہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے دعا کی درخواست کی۔ آپؐ نے دعا کی۔ تب اچانک ایک بادل اٹھا اور اتنا برسا کہ مسلمانوں کی ضرورت پوری ہو گئی اور پھر وہ بادل چھٹ گیا۔

(بیہقی)

اپنے اصحاب کے لئے دلی جوش سے دعا کا ایک اور واقعہ حضرت ابو عامرؓ کا ہے جو جنگ اوطاس میں امیر مقرر کر کے بھجوائے گئے تھے۔ ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا ابو عامرؓ کو جنگ کے دوران گھٹنے میں تیر لگا۔ جب میں نے وہ تیر نکالا تو گھٹنے سے پانی نکلا۔ زخم بہت کاری تھا جان لیوا ثابت ہوا آخری لمحات میں ابو عامر نے ابو موسیٰ سے کہا اے بھتیجے! نبی کریم ﷺ کو میرا سلام کہنا اور میری طرف سے دعائے مغفرت کی خاص درخواست کرنا۔ یہ کہا اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ابو موسیٰ یہ پیغام لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا جب اس فقرے پر پہنچے کہ ابو عامرؓ نے دعائے مغفرت کی درخواست کی تھی، تو اپنے عاشق کی آخری خواہش سن کر بے قرار سے ہو گئے۔ فوراً پانی منگوا کر وضو کیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

حفاظت کی دعا

بے لوث خدمت کے نتیجہ میں دعا کا ایک اور واقعہ حضرت ابو ایوبؓ انصاری کا ہے۔ غزوہ خیبر سے واپسی پر جب رسول اللہؐ نے یہودی سردار حیی بن اخطب کی بیٹی صفیہؓ سے شادی کی تو نامعلوم حضرت ابو ایوبؓ انصاری کے ذہن میں عشق رسولؐ کے جذبہ اور حفاظت رسولؐ کے خیال سے کیا اندیشے پیدا ہوئے کہ ساری رات حضورؐ کے خیمہ عروسی کے گرد پہرہ دیتے رہے صبح رسول اللہؐ نے دیکھ کر پوچھا تو دل کا حال عرض کیا کہ آپؐ کی حفاظت کے لئے از خود پہرہ پر مامور ہو گیا تھا۔ رسول اللہؐ نے اس وقت دعا کی کہ اے اللہ! ابو ایوبؓ کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھنا جس طرح رات بھر یہ میری حفاظت پر مستعد رہے ہیں۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی، حضرت ابو ایوبؓ نے بہت لمبی عمر پائی اور قسطنطنیہ میں آپؓ کا مزار آج بھی محفوظ اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

(سیرت الحلبیہ جلد سوئم)

خادم کے لئے دعا

حضرت انسؓ بن مالک انصاری دس برس کے تھے کہ والدین نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ذاتی خادم کے طور پر پیش کر دیا۔ ایک دفعہ حضرت انسؓ کی والدہ حضرت ام سلیم نے آ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! یہ انسؓ آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کریں۔ آپؐ نے اسی وقت انسؓ کو دعا دی کہ اے اللہ! انسؓ کے مال و اولاد میں برکت دینا اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت ڈالنا۔

(بخاری کتاب الدعوات باب دعوۃ النبی لخادمہ)

حضرت انسؓ خود بیان کرتے تھے کہ خدا نے یہ دعا میرے حق میں ایسے قبول فرمائی کہ میرا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا ہے اور میری زندگی میں میری اولاد بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں سب ملا کر اسی سے بھی زائد ہیں۔ حضرت انسؓ نے 103 سال عمر پائی۔

(اسد الغابہ واکمال فی اسماء الرجال)

تم پہلے گروہ میں ہو

رسول کریم ﷺ کی دعاؤں کا ایک کمال یہ بھی تھا کہ بعض دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں قبل از وقت اطلاع فرما دیا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضورؐ حضرت انسؓ بن مالک کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں کچھ دیر آرام فرمایا،

دریں اثناء آپؐ کی آنکھ لگ گئی اٹھے تو مسکرا رہے تھے انسؓ کی خالہ ام حرام نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے سمندر پر سفر کرنے والے بعض اسلامی لشکروں کا نظارہ کروایا گیا ہے۔ جو بادشاہوں کی طرح گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے یہ سفر کر رہے ہیں۔ حضرت ام حرام کو کیا سوجھی کہ عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ دعا کریں میں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہو جاؤں۔ آپؐ نے اپنی اس مخلص اور خدمت گزار مرید کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اسلامی لشکر کے بحری سفر میں شریک کرے' دوبارہ حضورؐ کو غنودگی طاری ہوئی اور آپؐ نے پوچھنے پر پھر ایک ایسے ہی نظارے کا ذکر کیا تو ام حرام نے کہا میرے لئے بھی ان لوگوں میں شامل ہونے کی دعا کریں۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں سے ہو (جس کے بارے میں چند لمحے قبل حضور نے دعا کی تھی) اور پھر یہ دعا غیر معمولی اور حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی۔ ام حرام کو خدا تعالیٰ نے لمبی عمر دی اور اس زمانے تک زندہ رکھا جب اسلامی لشکر حضرت معاویہ کے زمانے میں قبرص کے بحری سفر پر روانہ ہوا اور ام حرام بھی اپنے خاوند عبادہ بن صامت کے ساتھ اس سفر میں شریک ہوئیں اور سفر سے واپسی پر شام میں ساحل سمندر پر اترتے ہوئے سواری سے گر کر فوت ہوگئیں۔

(بخاری کتاب الجہاد باب فضل من یصرع فی سبیل اللّٰہ)

لمبی عمر کی بشارت

خدا تعالیٰ سے علم پا کر دعا کی قبولیت کی اسی وقت اطلاع دینے کا ایک اور واقعہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے آپ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کر لی تھی حجتہ الوداع کے موقع پر مکے میں بیمار ہو گئے تو فکر لاحق ہوئی کہ اگر مکہ میں وفات ہوئی تو انجام کے لحاظ سے ہجرت کا ثواب ضائع نہ ہو جائے چنانچہ رسول کریمؐ ان کی بیمار پرسی کے لئے گئے تو انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی خصوصی درخواست کرتے ہوئے کہا حضورؐ! میرے لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے اس جگہ وفات نہ دے جہاں سے میں ہجرت کر چکا ہوں' اس وقت ان کی حالت ایسی نازک تھی کہ انہوں نے اپنے مال وغیرہ کے بارے میں آخری وصیت بھی کر دی مگر آنحضورؐ نے دعا کی کہ

اے اللہ! میرے صحابہؓ کی ہجرت ان کے لئے جاری کر دے اور پھر حضرت سعدؓ کو اس دعا کی قبولیت کی بشارت بھی دے دی اور فرمایا اے سعد! انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی عمر عطا کرے گا اور بہت سے لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور کئی لوگ نقصان اٹھائیں گے۔

(بخاری کتاب الوصایا)

چنانچہ حضرت سعدؓ کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائی۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے وہ صحابی تھے جو سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

(اکمال فی اسماء الرجال للخطیب زیر لفظ سعد)

سن 55ھ میں 70 سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے ایران جیسی عظیم الشان مملکت کی فتح کی بنیاد رکھوائی۔

(اصابہ فی معرفتہ الصحابہ زیر لفظ سعد)

دعاؤں کی اس عظیم الشان برکات پانے والوں کے بالمقابل کچھ ایسے بد بخت بھی تھے جو اپنی شقاوت کے نتیجہ میں آپؐ کی دعا سے اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کے مورد بنے۔

کسریٰ ٹکڑے ہو گیا

کسریٰ شاہ ایران کو آپؐ نے تبلیغ کے لئے خط لکھا تو اس نے اسے پھاڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے (بخاری) تاریخ شاہد ہے دنیا کی عظیم الشان سلطنت کے بارہ میں یہ دعا کس طرح حیرت انگیز طور پر قبول ہوئی کہ چند ہی سالوں میں سلطنت کسریٰ کے ایوان میں ایسا انتشار اور تزلزل برپا ہوا کہ شاہان کسریٰ اندرونی خلفشار کا شکار ہو کر ہلاک ہوئے اور یہ سلطنت رفتہ رفتہ نابود ہو کر رہ گئی۔

مخالفین کا بدانجام

عتبہ بن ابی لہب جب اپنی فتنہ پردازیوں اور شرانگیزیوں سے باز نہ آیا تو آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ اس پر کوئی کتا مسلط کر دے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں جنگل میں ایک شیر اس پر حملہ آور ہوا اور اسے ہڑپ کر گیا۔

(مستدرک حاکم وبیہقی)

ایک اور معاند حکم بن ابی العاص سر کی جنبش اور آنکھ کے اشاروں سے آنحضرت ﷺ کا تمسخر اڑاتا تھا۔ آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا خدا کرے اسی طرح ہو جاؤ۔ اس پر ایسا رعشہ طاری ہوا کہ آخری سانس تک اسی طرح مرا کہ آنکھوں کو حرکت دیتے دیکھا گیا۔ (بیہقی)

رسول خدا کی قبولیت دعا کا ایک جلالی نشان بھی قابل ذکر ہے بنونجار سے ایک عیسائی شخص مسلمان ہوا اور سورۃ البقرہ اور آل عمران بھی یاد کر لی (لکھنا پڑھنا جانتا تھا) نبی کریم ﷺ کی وحی بھی لکھنے لگا مگر کچھ عرصہ بعد مرتد ہو کر پھر عیسائی ہو گیا اور یہود سے جا ملا اور وہ اس سے بہت خوش ہوئے وہاں جا کر یہ شخص دعوے کرنے لگا کہ محمد ﷺ کو تو کچھ نہیں آتا میں ہی تھا جو لکھ کر دیا کرتا تھا۔ اس پر یہود نے اسے اور عزت دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عیسائی کسی خاص سازش کے لئے بھیجا گیا تھا اور مقصد یہود کے اس طائفہ کی طرح یہ تھا کہ صبح مسلمان ہو کر شام کو انکار کر دو تاکہ مسلمان بھی بدظن ہو کہ پھر جائیں چونکہ اب وہ شخص وحی الٰہی کو اپنی طرف منسوب کر رہا تھا اس لئے رسول کریمؐ نے حق و باطل کے لئے خدا تعالیٰ سے خاص نشان طلب کیا اور دعا کی کہ اے اللہ! اس شخص کو عبرت کا نشان بنا۔ یہ دعا اس طرح قبول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے جلد ہی اس شخص کو ہلاک کر دیا چنانچہ اسے دفن کر دیا گیا مگر خدا تعالیٰ نے اسے عبرت ناک نشان بنانا تھا۔ صبح ہوئی تو دنیا نے یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھا کہ زمین نے اسے قبر سے نکال باہر پھینکا۔ عیسائی کہنے لگے کہ یہ کام محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا ہے کہ اس شخص کے مرتد ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس کی قبر کھود کر نعش نکال باہر پھینکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے دوبارہ دفن کر دیا اور اس دفعہ قبر اتنی گہری کھودی جتنا وہ کھود سکتے تھے لیکن اگلی صبح پھر یہ عجیب ماجرا دیکھنے میں آیا کہ اس کی نعش زمین سے باہر پڑی تھی۔ عیسائیوں نے پھر وہی اعتراض دہرایا کہ یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ چنانچہ اس دفعہ انہوں نے انتہائی گہرا گڑھا کھودا مگر زمین نے تیسری مرتبہ بھی اسے قبول نہ کیا اب عیسائیوں نے سمجھ لیا کہ یہ انسان کے ہاتھوں کا کام نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کی نعش کو دو چٹانوں کے درمیان رکھ کر اوپر پتھر پھینک دیئے۔

(مسلم کتاب المنافقین)

قبولیت دعا کا نشان

حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے میری دعائیں ہمیشہ قبول ہوں حضورؐ نے دعا کی اے اللہ! سعدؓ کو قبولیت دعا کا نشان عطا کر۔

(ترمذی ابواب المناقب)

رسول کریمؐ کی دعا کے اس نشان نے حضرت سعدؓ کو بھی مستجاب الدعوات بزرگ بنا دیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آپ کوفے کے گورنر تھے۔ ایک شخص ابو سعدہ نے آپ پر بے انصافی اور خیانت کا الزام لگایا حضرت سعدؓ کو پتہ چلا تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کو لمبی عمر اور دائمی غربت دے۔ اس کی بینائی چھین لے اور اسے فتنوں کا نشانہ بنا دے۔ حضرت سعدؓ کی یہ دعا اسے ایسے لگی کہ آخری عمر میں اندھا اور فقیر ہو کر مارا مارا پھرتا تھا اور گلیوں میں بچے بھی اسے چھیڑتے تھے۔ چنانچہ جب تک سعدؓ زندہ رہے ان کے دعائیہ نشان کی وجہ سے لوگ ان کی بددعا سے ڈرتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی تمنا رکھتے تھے۔

(اکمال فی اسماء الرجال)

دعا عبادت کی روح ہے

یہ تو رسول کریم ﷺ کی دعاؤں کی وسعت ذوق و شوق اور آپؐ کے بابرکت فیوض کا تذکرہ تھا آپؐ کی دعاؤں کی کیفیت بھی نرالی تھی۔

آپؐ نے ہمیں اپنے اسوہ اور نمونہ سے سمجھایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے اور نماز مومن کی معراج ہے' بلاشبہ آپؐ کی دعائیں نمازوں میں اس طرح معراج پر ہوتی تھیں جیسے آپؐ خدا کو دیکھ رہے ہوں' حضرت عائشہؓ سے آپؐ کی نماز کے بارہ میں پوچھا گیا تو فرمانے لگیں کہ رسول اللہؐ کی نماز کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارہ میں مت پوچھو' گویا میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ حضورؐ کی اس نماز کا نقشہ کھینچ سکوں جو آپؐ بڑی خوبصورتی سے سجا سجا کر اور سنوار کر رات کو اپنے مولا کے حضور پیش فرماتے تھے۔ بالعموم آپؐ گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے جو تقریباً نصف شب تک پھیلی ہوئی ہوتی تھیں۔

(بخاری)

رات کی نماز میں آپؐ کی دعاؤں کی کیفیت کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ آپؐ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی طرح رونے کی آواز نکلتی تھی۔ (شمائل الترمذی)

کئی یخ بستہ اور تاریک راتوں میں ایسے ہوا کہ حضرت عائشہؓ کے بستر کو چھوڑ کر خدا کے حضور محو راز و نیاز پائے گئے' ایک دفعہ حضرت عائشہؓ آپ کو بستر پر موجود نہ پا کر اندیشہ ہائے دور و دراز لئے آپؐ کی تلاش میں نکلیں تو آپؐ کو سجدہ کی حالت میں پایا۔

ایک رات حضرت عائشہؓ کی باری میں ان سے کہا کہ آج رات اگر اجازت دو تو میں اپنے مولیٰ کی عبادت میں یہ رات بسر کر لوں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! میری خوشی تو اسی میں ہے جس سے آپؐ راضی ہیں' اور پھر وہ طویل رات ہمارے آقا و مولیٰ نے خدا کی عبادت اور دعاؤں میں گزار دی۔

ایک رات کا ذکر ہے کہ ساری رات خدا کے حضور گڑگڑاتے رہے اور قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کرتے رہے۔ **ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم**۔ کہ مولیٰ! اگر تو ان (کافروں) کو عذاب دے تو آخر تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو تو بہت غالب اور حکمت والا ہے۔ (شمائل الترمذی)

ساری ساری رات عبادت کر کے آپؐ کے پاؤں سوج جاتے تھے حضرت عائشہؓ کبھی عرض کرتیں کہ اللہ نے آپؐ کو بخش دیا آپؐ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں' فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری)

خدا کرے کہ اس اسوہ رسولؐ کی روشنی میں دعاؤں کا شوق و ذوق اور توجہ و حضور ایسا پیدا ہو کہ ہمیں بھی مقبول دعاؤں کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین (وباللہ التوفیق)

120 سال کی عمر پائی

عمرو بن خطیبؓ بیان کرتے تھے کہ رسول کریمؐ نے اپنا ہاتھ میرے چہرے پر پھیرا اور میرے حق میں صحت و خوبصورتی کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اس طرح قبول فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمرو کو صحت والی لمبی زندگی اور اولاد عطا فرمائی۔ ان کی کنیت ابو زید ہوئی اور 120 سال کی عمر میں ایسی صحت تھی کہ سر میں صرف چند سفید بال تھے۔

صحت مند جوان

اپنے صحابی حضرت ابوقتادہؓ کے لئے آپؐ نے دعا کی کہ کامیاب و کامران ہوں اور اے اللہ ان کے بالوں اور چہرہ کو برکت دے' چنانچہ ابو قتادہؓ نے صحت والی لمبی عمر پائی۔ روایت ہے کہ ستر برس کی عمر میں بھی آپ 15 سالہ صحت مند جوان نظر آتے تھے۔

(بیہقی)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

صوبیدار میجر (ر) محمد حنیف صاحب

پاکستان بننے کے بعد حضرت مصلح موعود کا دورہ رسالپور

جولائی 1948ء میں حضرت مصلح موعود نے صوبہ سرحد کا دورہ شروع فرمایا۔ جب حضور پشاور تشریف لے گئے تو خاکسار (حوالدار محمد حنیف) رسالپور چھاؤنی میں سروس کر رہا تھا۔ میرے علم میں آیا کہ حضور پشاور سے براستہ چارسدہ۔ مردان۔ رسالپور نوشہرہ واپس تشریف لے جائیں گے۔ میں چونکہ رسالپور کی جماعت میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کر رہا تھا۔ جماعت کے لوگوں نے مجھے مجبور کیا کہ آپ پشاور جا کر حضور سے درخواست کریں کہ جماعت رسالپور آپ کے وفد کو دوپہر کا کھانا پیش کرنا چاہتی ہے براہ کرم منظور فرماویں۔ میں چونکہ 32ء سے حضور کے پاس قادیان میں خدمت کرتا رہا تھا (پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں) اس لئے جماعت کا خیال تھا کہ حضور میری درخواست کو ضرور مان جائیں گے۔ میں نے جماعت سے کہا کہ آج کل راشن نہیں ملتا تو مشکل ہو گی تو سب جماعت نے کہا کہ ہم بندوبست کرلیں گے۔ آخر میں دو آدمیوں کو ساتھ لے کر حضور کی خدمت میں پشاور حاضر ہوا اور درخواست پیش کی پہلے تو حضور نے معذرت کی مگر میرے اصرار کرنے پر آخر مان گئے اور منظوری دے دی۔

منظوری مل جانے پر جماعت رسالپور کے لوگوں نے خوشی سے انتظامات شروع کر دیئے۔ خوش قسمتی سے ان دنوں مکرم ظفر چوہدری (بعد میں چیف آف ائرسٹاف) بطور فلائنگ آفیسر بھی چھاؤنی میں مقیم تھے ایک بنگلہ میں رہتے تھے میں نے ان کی خدمت میں درخواست کی کہ جماعت کی خواہش پر حضور یہاں تشریف لا رہے ہیں آپ نے دوپہر کے کھانے کے تمام بندوبست کروانے ہیں اور حضور کی شایان شان انتظامات کروائیں چنانچہ انہوں نے ایک بنگلہ تو حضور اور اہل کے لئے مختص کیا اور ایک بنگلہ مستورات کے لئے مقرر کیا۔ نوشہرہ سے سائبان۔ کراکری کا انتظام جلد کروا لیا گیا۔ کھانا کھلانے کے لئے بیروں کا بندوبست کیا گیا حضور کا آنا ہم سب کے لئے بہت برکت کا موجب تھا۔ میں نے رسالپور کے بریگیڈ کمانڈر سے لے کر تمام آفیسران JCO کو دعوتی کارڈ بھیج دیئے اس کے علاوہ مسلم لیگ کے عہدیداران اور معزز شہریوں کو بھی کارڈ بھیج دیئے۔ لوگ حیران تھے کہ اتنا بڑا انتظام یہ چھوٹی سی جماعت کیسے کرے گی۔

تمام چھاؤنی کی سڑکوں کو خوب سجایا گیا اور بینر لگوائے گئے حضور کا استقبال خدام نے سائیکلوں کے قافلے کے ذریعہ کیا کھانے کا وقت دو بجے مقرر تھا۔ تمام آفیسر صاحبان اور شہری وقت سے پہلے ہی حاضر ہو چکے تھے۔ حضور نے جب لان میں تشریف لا کر زور سے السلام علیکم کہا تو سب لوگوں نے کھڑے ہو کر سلام کا جواب دیا۔ حضور نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب سب لوگ بیٹھ گئے تو حضور نے سب کو کھانے کی اجازت دی اور خود بھی کھانا شروع کر دیا۔ بیروں نے نہایت عزت و احترام سے سب دوستوں کو کھانا کھلایا۔ کسی قسم کا شور نہیں ہوا۔ کھانے کے بعد حضور نے دعا کروائی اور السلام علیکم کہہ کر اندر تشریف لے گئے۔

اعلان کروایا گیا کہ تمام دوست تشریف رکھیں۔ حضور واپس آ کر آپ لوگوں سے خطاب فرماویں گے۔ حضور دوبارہ تشریف لائے تو تلاوت کرنے کا ارشاد فرمایا اور پھر چھوٹی سی نظم بھی پڑھی گئی عورتوں کی طرف سپیکر لگایا گیا۔

حضور نے جب خطاب شروع کیا تو لوگ نہایت خاموشی سے بیٹھے رہے حضور نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے پاکستان تو بنا لیا ہے اب اس کی حفاظت ہمارے ذمے ہے حضور نے سب حالات کھول کر جب بیان کئے تو وہ سب لوگ حیران ہو گئے کہ جن باتوں کا خلیفہ صاحب کو علم ہے ان کا عشر عشیر بھی ہم کو علم نہیں۔ ہم نے سمجھا تھا کہ مولوی ہوں گے یہ تو بڑے صاحب علم ہیں بہر صورت انہوں نے بہت اچھا اثر لیا (اور کئی سالوں تک کہتے رہے کہ ان کو ایک دفعہ ضرور بلاؤ۔ مگر یہ مشکل امر تھا) جب حضور کی تقریر ختم ہوئی تو سب لوگ کھڑے ہو گئے اور سب نے کہا کہ ہم حضور سے مصافحہ کرنا چاہتے ہیں تو حضور ایک جگہ کھڑے ہو گئے اور قطار بنا کر سب لوگوں نے مصافحہ کیا اور بعض نے معانقہ بھی کیا بہر صورت جب سب لوگ کر چکے تو سب کو السلام علیکم کہہ کر آرام فرمانے اندر تشریف لے گئے۔ یہ ایک بہت عجیب نظارہ تھا۔ حضور نے اتنا اعلیٰ انتظام دیکھ کر بہت خوشنودی کا اظہار اور شکریہ ادا کیا۔

پانچ بجے شام کے قریب خدام نے قافلہ کو رسالپور کی حدود سے الوداع کیا۔ تھوڑی دور نوشہرہ کی پہاڑیوں پر پہنچ کر قافلہ کو کھڑا کر لیا۔ اور خود اتر کر جگہ کا جائزہ لیا۔ کہ میری خواب کے نظارے کے مطابق پہاڑیاں' سڑک' ریلوے لائن اور دریا تو ملتے ہیں۔ مگر یہ زمین سرسبز ہے سفید نہیں۔ اور دوبارہ قافلہ کو لے کر روانہ ہو گئے نوشہرہ گیسٹ ہاؤس میں چائے کا انتظام تھا چائے سے فارغ ہو کر آپ شام کی گاڑی پر لاہور روانہ ہو گئے دوسرے دن صبح کی شہباز اخبار کو جب پڑھا تو رپورٹر جو کہ قافلہ کے ساتھ تھے ان کے نامہ نگار نے لکھا تھا کہ نوشہرہ کی پہاڑیوں کا جائزہ لینے پر خلیفہ صاحب کا خیال تھا کہ یہاں پر جماعت کا مرکز بنایا جاوے۔ مگر یہ ممکن نہ ہو سکا۔ اور ربوہ چناب کے کنارے بنایا گیا۔

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کا ذکر خیر

الفضل انٹرنیشنل میں جماعت احمدیہ کے بزرگ اور نامور ادیب اور صحافی بھائی مسعود احمد خاں دہلوی نے جماعت احمدیہ کے ایک اور مخلص اور فدائی ادیب جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کی سیرت و سوانح پر نہایت مفصل اور جامع مضمون لکھا ہے جسے پڑھ کر شیخ صاحب کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھرنے لگی۔ وہی بوٹا سا قد' سفید داڑھی' بر میں اچکن' علی گڑھ کٹ کا کھڑا پاجامہ' سر پر رومی ٹوپی' پاؤں میں گرد آلود جوتے' ہاتھ میں ایک کپڑے کا تھیلا جس میں کاغذات ٹھنسے ہوئے۔ شیخ صاحب سے جب بھی ملاقات ہوئی ایسا معلوم ہوا جیسے انہیں کہیں جانے کی جلدی ہے۔ عجلت میں لگتے تھے۔ باتیں تو اتنی تیزی سے اور فر فر کرتے کہ جب تک انہیں سننے کی مشق بہم نہ پہنچائی جائے وہ سمجھ ہی نہیں آتی تھیں مگر ان کی تحریر میں ایک ٹھہراؤ تھا وہی سمندر کا سا ٹھہراؤ جو وسعت اور گہرائی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

شیخ صاحب پانی پت کے رہنے والے تھے۔ حالی کے ہموطن ہی نہیں تھے حالی کے پیروکار بھی تھے۔ ادب سے تعلق تو جیسے ان کی گھٹی میں پڑا تھا مگر اللہ نے انہیں شعر گوئی سے محفوظ رکھا تھا اسی لئے شاید ٹھوس ادبی خدمت بھی کر گئے اور حکومتی سطح پر بھی صدر کا حسن کارکردگی کا تمغہ اور انعام حاصل کیا۔ ادب ان کا اوڑھنا' بچھونا بن گیا تھا۔ جماعت کی خدمت بھی ایک حوالہ سے کی۔ لکھنا' اور لکھے ہوئے کو قاری تک پہنچانا۔ ادب کے بارہ میں ہمارے ادب کے استاد ماسٹر نذیر احمد رحمانی فرمایا کرتے تھے کہ ادب کے ذریعہ خدمت کرنے کا حکم خدا کا حکم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابلاغ کا حکم دیا ہے اور ادب کی بنیاد ہی ابلاغ پر ہے۔ یہ بڑا لطیف نکتہ ہے۔ اچھی سے اچھی بات غیر مستحسن انداز میں کہہ دی جائے تو سننے والے کے پلے نہیں پڑتی مگر معمولی سی نیکی کی بات بانداز احسن کہی جائے تو بڑے بڑے گنہگار نیکیوں میں سبقت لے جانے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اشاعت اور ابلاغ کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے اور آج کے دور میں ابلاغ عامہ کے ذرائع کی اہمیت واضح اور اظہر من الشمس ہے۔ علمائے ادب "بولے ہوئے حرف" پر "لکھے ہوئے حرف" کو ترجیح دیا کرتے تھے اب "چھپے ہوئے حرف" کو "لکھے ہوئے حرف سے بہتر" قرار دیا جاتا ہے کہ ایک بار جو چیز چھپ گئی وہ محفوظ ہو گئی اور آئندہ زمانے کے لئے سند بن گئی۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں جناب شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے اور قبلہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی نے انہیں اسناد کو محفوظ کرنے کا کام کیا۔ اور جماعت کبھی ان کے احسانات سے سبکدوش نہیں ہو سکتی۔

لاہور میں جب سے ہم نے جناب شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کو دیکھنا شروع کیا تو انہیں ادب کی خدمت میں مگن ہی دیکھا۔ جماعت کے ادب میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے افاضات کو محفوظ کرنا انہیں کو سزاوار تھا۔ بخار دل ہو یا آپ بیتی دونوں شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کی محنت کی طلب گار تھیں۔ شیخ صاحب ریزہ ریزہ چنتے اور پہاڑ بناتے تھے۔ سرسید احمد خاں کے مقالات کو جمع کرنے کا کام جو اداروں سے نہ ہو سکا شیخ صاحب نے تن تنہا کیا مجلس ترقی ادب نے یہ مقالات شائع کر کے شیخ صاحب پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ مجلس شیخ صاحب کے احسانات کے تلے دبی ہوئی ہے اور مجلس کے صدر اس بات کا اعتراف کیا کرتے تھے کہ شیخ صاحب جیسا محنتی اور دلی لگن سے کام کرنے والا ان کے معاصرین اور کوئی نہیں ہے۔ لاہور میں ہی نقوش جیسا رسالہ موجود ہے جس کے ایڈیٹر محمد طفیل کہا کرتے تھے کہ میں نے جو اتنے بڑے بڑے خاص نمبر شائع کئے ہیں وہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کے برتے پر کئے ہیں۔ اب میں یہاں غریب الوطنی میں بیٹھا ہوں ورنہ ایڈیٹر نقوش کی باتوں کا حوالہ تلاش کرنا زیادہ مشکل نہیں۔ ابھی تو ادارہ فروغ اردو اسی طرح موجود ہے۔ محمد طفیل نے تو غالباً ایک مضمون بھی شیخ صاحب کی شخصیت پر لکھا ہے۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ میں اخلاق احمد دہلوی صاحب کی کتاب پڑھ رہا تھا جس میں اشرف صبوحی صاحب کے بارہ میں مضمون ہے۔ اس مضمون میں اخلاق صاحب نے لکھا ہے کہ محمد طفیل مدیر نقوش (جنہیں یار لوگ محمد نقوش کہا کرتے تھے) نے شیخ محمد اسماعیل پانی پتی سے تعارف کرواتے ہوئے کہا "ان سے ملئے یہ ہیں مولوی محمد اسماعیل میرٹھی" میں نے کہا "اماں نئیں" وہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی تھے جن کے نام کا توارد اردو کے بچوں کے ادب کے باوا آدم سے ہو گیا تھا۔ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کا اٹھنا بیٹھنا بڑے ادیبوں کے ساتھ تھا اور اس میں بھی ایک وضع داری تھی۔ لاہور میں ان کی باقاعدہ نشست اشرف صبوحی صاحب اور میاں ایم اسلم صاحب کے تھی۔ آندھی جائے مینہ جائے اس میں ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ اشرف صبوحی ایم اسلم اور شیخ محمد اسماعیل پانی پتی تینوں کی "مثلث" لاہور میں مشہور تھی۔ اس کے علاوہ شیخ صاحب کو نقوش کے دفتر میں دیکھا! اور بس!

بھائی مسعود احمد خاں دہلوی نے لکھا ہے کہ یونیورسٹی کے ایم اے کے طلباء شیخ صاحب سے استفادہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ وہ علم کے مطابق صرف ایم اے کے نہیں پی ایچ ڈی کے طلباء بھی تشریف لاتے تھے۔ ایک تو خود ہم ہیں۔ استاذی المحترم وقار عظیم' سید عبداللہ' ڈاکٹر وحید قریشی اصرار کے ساتھ پی ایچ ڈی کے طلباء کو شیخ صاحب سے ملنے اور ان سے استفادہ کرنے کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں پی ایچ ڈی کے جتنے مقالے پڑے ہیں ان میں سے بیشتر کے دیباچہ میں شیخ محمد اسماعیل

باقی صفحہ 7 پر

وقاص احمد خان

مشہور شخصیات

امام ابن تیمیہ

10 ربیع الاول 661ھ مطابق 23/ جنوری 1263ء نامور مفسر، محدث، فقیہ، متکلم اور مجاہد ابو العباس تقی الدین احمد بن شیخ عبدالحلیم تیمیہ جو تاریخ میں ابن تیمیہ کے نام سے معروف ہیں، کی تاریخ پیدائش ہے۔

امام ابن تیمیہ حران کے مقام پر پیدا ہوئے۔ یہ موصل اور شام کے درمیان چھوٹا سا شہر ہے۔ حافظہ کے اعتبار سے عجوبہ روزگار تھے۔ جو کتاب ایک مرتبہ دیکھ لیتے حفظ ہو جاتی۔ بیس سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر علمائے کرام میں شامل ہونے لگے۔

امام ابن تیمیہ اپنے والد کے سفر آخرت اختیار کرنے کے بعد تدریس و افتا کی مسند پر بیٹھے زندگی کا ایک ایک لمحہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں گزار دیا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب اسلام میں فرقوں کی بہتات ہو چکی تھی۔ بدعات عام تھیں مسلمان اسلام کی صحیح تعلیمات سے کوسوں دور تھے۔ امام ابن تیمیہ نے ان تمام باطل عقائد کے خلاف زبان و قلم سے جہاد کیا۔ مخالفین نے آپ کو بہت اذیتیں دیں کفر و الحاد کے فتوے لگائے اور حکمرانوں کے کان بھر کر قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کیا۔

اکثر علماء نے ابن تیمیہ کو کافر اور ملحد قرار دیا ہے۔ بعض انہیں راہ راست سے بھٹکا ہوا سمجھتے ہیں۔ خصوصاً ابن بطوطہ، عبدالوہاب، تقی الدین سبکی اور ابوحیان الظاہری کے نزدیک انہیں شیخ الاسلام کہنے والا بھی کفر کے دائرے میں داخل ہے۔ تاہم ان کی تعریف اور پیروی کرنے والوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہی ہے۔ ان کے شاگرد ابن قیم نے ان کی تعلیمات کو آگے پھیلایا۔ ابن قدامہ، محمود آلوسی، محمد بن عبدالوہاب نجدی، شاہ ولی اللہ، ابوالکلام آزاد اور باقر آگاہ ابن تیمیہ ہی کی تعلیمات اور تصانیف کے زیر اثر ملت اسلامیہ کی اصلاح اور احیاء کے لئے کوشاں رہے۔

ابن تیمیہ نے تفسیر حدیث، فقہ، نحو، نعت، فلکیات، الجبرا، ریاضی، علوم عقل و نقل اور تقابل ادیان کے موضوعات پر پانچ سو سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ زندگی کے آخری ایام آپ نے قید خانے میں بسر کئے جہاں آپ سے کاغذ اور قلم دوات بھی چھین لی گئی تھی۔

آپ نے 20۔ ذیقعد 728ھ مطابق 27 ستمبر 1328ء کو وفات پائی۔ آپ کے جنازے میں دو لاکھ سے زیادہ افراد نے شرکت کی۔

ایڈگر ایلن پو

ایڈگر ایلن پو، انگریزی زبان کا ایک مشہور شاعر اور کہانی نگار تھا۔ وہ 19۔ جنوری 1809ء کو بوسٹن کے مقام پر پیدا ہوا۔ اس کے ماں باپ دونوں ہی تھیٹر سے وابستہ تھے۔ مگر انتہائی کم عمری میں وہ دونوں کے سائے سے محروم ہو گیا۔

1812ء میں پو کو جان ایلن نامی ایک تاجر نے گود لے لیا اور اس کی پرورش بڑے شاہانہ طریقے سے کی۔ تاہم بڑے ہونے کے بعد اس کی بے راہ روی کے باعث اسے اپنے رضاعی والدین کی شفقت سے محروم ہونا پڑا۔

اب اس نے شاعری کو اوڑھنا بچھونا بنایا 1827ء میں جب اس کی شاعری کا پہلا مجموعہ Tamerlane and other Poems کے نام سے اشاعت پذیر ہوا تو اس کے شائع ہوتے ہی اس کا شمار اپنے عہد کے ممتاز شاعروں میں ہونے لگا۔ اس نے کچھ عرصہ فوج میں بھی گزارا تاہم ساتھ ساتھ شاعری کا سلسلہ بھی جاری رکھا جن کے مجموعے وقتاً فوقتاً منظر عام پر آتے رہے۔

1838ء کے لگ بھگ اس نے مختصر کہانیاں بھی لکھنی شروع کیں جو امریکہ کے مختلف رسالوں میں شائع ہوئیں۔ 1843ء میں اس کی کہانی The Gold Bug کو سو ڈالر کا انعام ملا۔

1845ء کے اوائل میں پو کی مشہور نظم The Raven منظر عام پر آئی۔ اس نظم نے پو کی شہرت میں مزید اضافہ کیا اور اب اس کی نظمیں لندن اور نیویارک سے بھی شائع ہونے لگیں۔

1847ء میں ایڈگر ایلن پو کی بیوی کا تپ دق سے انتقال ہو گیا۔ وہ خود بھی اس صدمے سے جانبر نہ ہو سکا اور مختصر سی بیماری کے بعد 7۔ اکتوبر 1849ء کو چل بسا۔

ایڈگر ایلن پو کا شمار امریکہ کے چند بہترین شاعروں اور کہانی نگاروں میں ہوتا ہے۔ بیسویں صدی کے ادب پر اس کے اثرات بڑے گہرے ہیں جدید افسانے کے ارتقاء میں بھی اس کا ایک بہت اہم مقام ہے اور اسے جدید جاسوسی ادب کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔

سر تیج بہادر سپرو

سر تیج بہادر سپرو کا تعلق کشمیری برہمنوں کے ایک معزز خاندان سے تھا۔ وہ 1875ء میں علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم متھرا میں حاصل کی۔ پھر آگرہ سے بی اے اور ایم اے کیا۔ اور ان میں پہلی پوزیشنیں حاصل کیں، پھر الہ آباد سے ایل ایل ایم اور ایل ایل ڈی کے امتحانات پاس کئے اور وہیں پریکٹس کرنے لگے۔

جلد ہی وہ عملی سیاست سے وابستہ ہو گئے اور انڈین نیشنل کانگرس میں شامل ہو گئے۔ 1910ء میں وہ اس تنظیم کے سیکرٹری بن گئے لیکن تحریک ترک موالات کے زمانے میں کانگرس سے علیحدہ ہو گئے اور 1917ء میں ہوم رول لیگ کے رکن بن گئے۔

1921ء میں تیج بہادر سپرو وائسرائے لارڈ ریڈنگ کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن بنے پھر امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں شامل ہوئے اور اس حیثیت میں ہندوستان کی خود مختار حکومت کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ اسی دوران وہ حکومت ہندوستان کے قانونی مشیر بھی رہے۔

سر تیج بہادر سپرو حکومت اور ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کے درمیان مفاہمت کروانے کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ ان معاملات میں انہوں نے ہمیشہ وسعت نظر اور فرقہ واریت یا ذات پرستی سے مکمل بیگانگی کا مظاہرہ کیا۔

سر تیج بہادر سپرو نے تینوں گول میز کانفرنسوں میں بھی شرکت کی۔ اور ہندوستان کے نئے دستور کی تیاری میں مفید مشورے دیئے۔ انہی کی کوششوں سے دوسری گول میز کانفرنس میں گاندھی کی شمولیت کا راستہ ہموار ہو سکا تھا۔

سر تیج بہادر سپرو سیاسیات کے علاوہ اردو زبان و ادب کا بھی اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ اردو کی اشاعت و ترویج کی کوششوں میں انہوں نے ہمیشہ فعال حصہ لیا ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کی مشہور تصنیف تاریخ ادب اردو کی تقریظ آپ ہی نے لکھی تھی۔

20 جنوری 1949ء آپ کی تاریخ وفات ہے۔

رپورٹ: محمد عمر صاحب

کیرلہ میں نئے مرکز کا افتتاح

خدا تعالیٰ کے فضل سے کیرلہ کے ضلع ویاناڈ میں واقع کمبلہ کاڈ مقام میں مورخہ 23۔ جنوری 2000ء کو ایک نئے مرکز کا افتتاح ہوا۔

کمبلہ کاڈ کیرلہ کے نہایت خوبصورت قدرتی مناظر سے مزین پہاڑی علاقہ میں واقع ہے۔ یہاں حال ہی میں نہایت مستعد اور تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اب تک وہاں کے صدر محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کے مکان سے ملحقہ عارضی ہال بیت الذکر اور دعوت الی اللہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری اور کیرلہ کے چند مخیر احباب کی مالی قربانی سے یہاں کے بازار کے قریب ہی برلب سڑک 33 سینٹ قطعہ زمین خریدا گیا۔ اور وہاں ایک بڑا ہال اور دیگر ضروریات کی تکمیل پر مشتمل مرکز تعمیر کیا گیا اور ساتھ ہی قبرستان کے لئے بھی ایک حصہ مخصوص کیا گیا۔

اس کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے کیرلہ کے طول و عرض سے بہت سارے احمدی احباب نے سپیشل بس۔ کار وغیرہ کے ذریعہ تشریف لا کر رونق بڑھائی۔

صبح 11 بجے خاکسار کی زیر صدارت یہ تقریب شروع ہوئی مکرم ماسٹر این کنجی احمد صاحب (پنگاڑی) کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم اے پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر نے مرکز کا افتتاح کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے اپنی ابتدائی صدارتی تقریر میں عالمگیر سطح پر جماعت احمدیہ کے قیام امن اور اخوت و رواداری کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم توحید باری تعالیٰ اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر مبنی ہے۔

نیز جماعت احمدیہ دنیا کے 160 ممالک میں جو خدمات بجا لا رہی ہے اس پر مختصر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے شری کے کے رام چندرن MLA نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہندوستان جو مختلف مذاہب و اقوام و ملل کی منڈی ہے یہاں ہر مذہب ملت کے درمیان اتفاق کی ضرورت ہے اور کہا کہ مجھے جماعت احمدیہ سے دیرینہ تعلقات ہیں اس کی امن بخش تعلیمات سے میں پوری طرح واقف ہوں۔ آپ نے اس مرکز کے قیام پر مبارک باد دی۔

اس کے بعد شری سوامی برہما چاری اکشیا مرت چیتنیا نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی عالمگیر امن بخش تعلیمات اور سرگرمیوں کی تعریف کی آخر میں شری پی کے مورلی دھر بھارتیہ Youva Morcha سیکرٹری نے بتایا ہے کہ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ ایسے بھگت لوگوں کے اجتماع میں شمولیت کی توفیق مل رہی ہے۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب صدر جماعت کمبلہ کاڈ نے شکریہ ادا کیا اس افتتاحی تقریب کے آغاز میں محترم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی مجلس عاملہ نے استقبالیہ خطاب کیا۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 10۔ فروری 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آئرلینڈ۔ شمالی

رقبہ 32،408 مربع میل۔ تاج برطانیہ کے تحت جزیرہ آئرلینڈ کا ایک حصہ۔ اس کا دارالحکومت بلفاسٹ ہے آئرلینڈ کی کل 32 کاؤنٹیوں میں سے 6 شمالی کاؤنٹیاں ڈومینین کا درجہ قبول کر کے U.K میں شامل ہیں۔ جو صوبہ السٹر کا ایک حصہ ہیں۔

شمالی آئرلینڈ کی اکثریت پروٹسٹنٹ فرقے کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور اکثر یہ علاقہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کی باہمی کشمکش کی زد میں رہتا ہے اور یہاں مذہبی فسادات ہوتے رہتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم محمد ارشد صاحب ابن مکرم محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریب شادی مورخہ 25۔ فروری 2000ء بروز جمعۃ المبارک عمل میں آئی۔ نکاح اسی دن محترم مولانا بشیر احمد صاحب قمر ناظر تعلیم القرآن ربوہ نے ہمراہ مکرمہ شاہانہ روحی صاحبہ بنت مکرم سلطان احمد صاحب ساکن نصیر آباد ربوہ سے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

دعوت ولیمہ دوسرے روز ایوان محمود گیسٹ ہاؤس منعقد ہوئی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ محترم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 29۔ فروری 2000ء بروز منگل محترم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ (دعوت الی اللہ) کو پہلا نواسہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم محمد اکرم صاحب و عزیزہ ثمینہ اکرم صاحبہ کا بیٹا اور محترم صوفی غلام رسول صاحب صدر جماعت شہدادپور کا پوتا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام "اطہر احمد" عطا فرمایا ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی اور نیک و خادم دین بننے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ کی خوش دامن اور مکرم نوید احمد سعید صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رشید صاحب جگر کی خرابی کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

○ مکرم رانا انور احمد صاحب خالد سابق قائد ضلع میرپور آزاد کشمیر کی والدہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ کولہے میں فریکچر کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔

○ عزیز سفیر احمد صاحب ابن منیر احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بالکونی سے نیچے (نوفٹ) گر گیا ہے اور چوٹیں آئی ہیں اس وقت میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔

○ مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی کی اہلیہ صاحبہ شیخ زید ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب ہڈیارہ ضلع لاہور گردوں میں تکلیف کے باعث کراچی میں زیر علاج ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ باسط حناء صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب دفتر محاسب / محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ عبدالکبیر یحییٰ صاحب ابن مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ بعوض۔/30000 روپے مہر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے بیت المبارک ربوہ میں 2000-2-13 کو پڑھا۔

عزیزہ محترم میاں محمد دین صاحب مرحوم آف پٹی (انڈیا) کی پوتی ہیں۔ تقریب رخصتانہ 2000-2-18 کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

○ مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے ارکان میں سو فی صد تعلیم القرآن کا ہدف حاصل کریں اور کوئی موصی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 4

صاحب پانی پتی سے استفادہ کا اعتراف ملے گا اور شیخ صاحب کا شکریہ بھی۔

شیخ صاحب کثیر الرماد آدمی تھے اور اپنی محدود سے معیشت کے باوجود مہمانداری میں کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ صابر شاکر بھی اتنے کہ لوگ ان کی مثال دیتے تھے۔ اپنے جواں بیٹے شیخ محمد احمد پانی پتی کی وفات پر صبر کا جو نمونہ دکھایا وہ بھی انہیں کا حصہ تھا میں نے خود لاہور کے ادیبوں کو اس مومنانہ صبر پر انگشت بدنداں دیکھا کہ بھلا دنیا میں ایسا بھی کوئی ہے جو اتنا صبر دکھا سکتا ہے۔ آگے ان کی نئی نسل میں ان کا ادبی ذوق و شوق منتقل ہوا یا نہیں مجھے کچھ پتہ نہیں کہ کسی سے رابطہ ہی نہ رہا مگر وہ لوگ خوش قسمت ہیں کہ ان کے بزرگوں میں شیخ محمد اسماعیل پانی پتی جیسا نابغہ روزگار شیخ بھی تھا جو اپنے وقت میں یگانہ تھا اور جس نے بڑے بڑے ادبی بزرگوں کی آنکھیں دیکھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جماعت میں ان کے فیضان کو جاری رکھے۔ مبارک محمود پانی پتی نے کچھ دیر تک محمد احمد اکاڈمی کا نظام جاری رکھا تھا پھر اس کے بعد کا پتہ نہیں چراغوں میں روشنی رہی یا نہ رہی!

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

واجپائی کی صدر کلنٹن سے فون پر بات چیت

صدر کلنٹن کے دورۂ پاکستان کا اعلان ہونے پر بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے امریکی صدر کو ٹیلی فون کیا اور کہا یہ غلط پیغام ہے۔ فوجی حکومت دورے کو اپنی حمایت کے طور پر اجاگر کرنے کی کوشش کرے گی۔

بھارت کا ایٹمی پروگرام بند کرنے سے انکار

بھارت نے چین پر واضح کردیا ہے کہ وہ ایٹمی پالیسی سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ کیونکہ اسے اپنی ملکی سلامتی کیلئے اقدامات کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق اقوام متحدہ کے اعلامیے پر چینی موقف درست نہیں۔ حالیہ بیجنگ مذاکرات میں بھارتی وفد نے کہا کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں چین کی مدد باعث تشویش ہے۔ اس کا علاقائی سالمیت پر برا اثر پڑے گا۔ اس ہفتے شروع ہونے والے مذاکرات میں چین نے بھارت سے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر خلوص نیت سے عمل کرے۔

ایران کا خیر مقدم

ایران نے امریکہ کی طرف سے اقتصادی پابندیاں نرم کرنے کے اشاروں کا خیر مقدم کیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا کہ اگرچہ امریکہ نے ایران کو کسی ایسے فیصلے سے آگاہ نہیں کیا تاہم اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

چین میں سابق نائب گورنر کو پھانسی

چین میں ایک سابق نائب گورنر کو لاکھوں ڈالر رشوت لینے کے الزام میں پھانسی دے دی گئی۔ چین کے وزیراعظم نے تین دن قبل پارلیمنٹ کے سالانہ اجلاس میں کرپشن کے خلاف سخت اقدامات کرنے کا انتباہ کیا تھا۔

سری نگر میں پنڈتوں کا محلہ نذر آتش

بھارتی افواج نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کشمیر کی تحریک آزادی کو مذہبی فسادات کا رنگ دینے کے منصوبے پر عمل درآمد تیز کردیا۔ فوجیوں اور ان کے ایجنٹوں نے حبہ کدل سری نگر کے چنگرالی محلہ میں کشمیری پنڈتوں کے چار گھر جلا کر راکھ کردیئے۔ فائر بریگیڈ نے بڑی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا۔ جھڑپوں کے دوران 20 فوجی ہلاک ہوگئے۔ مجاہدین نے سری نگر لال چوک میں دستی بموں سے حملہ کرکے جیپ تباہ کردی۔ کارروائی میں حوالدار سمیت 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔ ترال میں انٹیلی جنس کا ایک اہلکار مارا گیا۔

مجاہدین فتوحات جاری رکھیں گے

البدر مجاہدین کے امیر بخت زمین خان نے کہا ہے کہ مجاہدین کارگل طرز کی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ موسم صاف ہوتے ہی نئی حکمت عملی کے تحت بھارت پر تابڑ توڑ حملے شروع کردیئے جائیں گے۔

روسی فوج نے حریت پسندوں کو گھیر لیا

روسی فوج نے جنوبی گروزنی میں ایک ہزار چیچن حریت پسندوں کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ روسی طیارے حریت پسندوں پر گولے برسا رہے ہیں۔ ان حریت پسندوں نے چند روز قبل اس قصبے پر قبضہ کر لیا تھا جو پہلے روسی فوجیوں کے قبضے میں تھا۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ روسی فوج کو بھاری جانی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ حالیہ لڑائی میں 500 سے زائد روسی فوجی مارے گئے۔ اب تک 20 ہزار شہریوں پر بمباری ہوئی 1150 حریت پسند اور 15 ہزار فوجی ہلاک ہوئے۔

جاپانی سافٹ ویئر کمپنی کا مالک

کمپیوٹر کی دنیا کے بے تاج امریکی بادشاہ بل گیٹس کے بارے میں خیال ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کے امیر ترین شخص کے اعزاز سے محروم ہو جائیں۔ جاپان کے 42 سالہ میسایوشی سن تیزی سے ان کی جگہ لے رہے ہیں۔ جاپانی کمپنی سافٹ بنک کے چیف ایگزیکٹو اور صدر میسایوشی سن کی دولت کا ایک محتاط اندازہ 40- ارب پاؤنڈ لگایا گیا تھا۔ یہ حساب کتب دو سال قبل لگایا گیا تھا۔ اب ان کی دولت میں پہلے سے کہیں زیادہ اضافہ ہوگیا ہے اور اضافے کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

شام کی کابینہ مستعفی

شام کی کابینہ کے مستعفی ہو جانے کے بعد صدر حافظ الاسد نے استعفیٰ منظور کرتے ہوئے سابق وزیراعظم کی جگہ صوبہ الیپو کے گورنر محمد مصطفیٰ امیرو کو قائم مقام وزیراعظم مقرر کردیا ہے۔

آندھرا پردیش میں صوبائی وزیر ہلاک

آندھرا پردیش میں چھاپہ ماروں نے صوبائی وزیر اور تین محافظ ہلاک کردیئے صوبائی وزیر محافظوں سمیت سیاسی جلسہ سے آرہے تھے کہ چھاپہ ماروں کی لگائی ہوئی بارودی سرنگ پھٹ گئی۔ یہ چھاپہ مار غریب کاشتکاروں کی حمایت میں زرعی اصلاحات کے لئے کوشاں ہیں۔

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 9 مارچ۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 10۔مارچ۔ غروب آفتاب 6-15
ہفتہ 11۔مارچ۔ طلوع فجر 5-01
ہفتہ 11۔مارچ۔ طلوع آفتاب 6-22

ملک بچالیا خود کو نہ بچاسکا

سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے طیارہ سازش کیس میں دو گھنٹے سے زائد وقت میں اپنا بیان دیتے ہوئے کہا کہ کارگل بحران میں میں نے ملک بچالیا۔ لیکن خود کو نہ بچاسکا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جنرل پرویز مشرف نے کرگل کی لڑائی کے دوران حقائق اور معاملات نہ صرف مجھ سے بلکہ مسلح افواج سے بھی چھپائے۔ بین الاقوامی برادری نے کرگل کے مسئلہ پر تشویش کا اظہار کیا تھا یہ ایک بڑا بحران تھا۔ ضروری تھا کہ ملک کو بچایا جائے میں نے وہی کیا لیکن بدقسمتی سے میں خود کو نہ بچاسکا۔ انہوں نے کہا کہ کرگل کے مزید حساس امور کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ یہ ملکی سلامتی کا معاملہ ہے۔ میں ملک کا وفادار ہوں اور اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں مجھ پر تمام الزامات ذاتی پرخاش کا نتیجہ ہیں۔ میری حکومت نے بھارت سے کشیدگی ختم کرنے کی کوشش کی جس کے باعث ملک پر فوجی آمریت مسلط ہوئی۔

جنرل پرویز سے اختلافات کس طرح ہوئے

سابق وزیراعظم نواز شریف نے طیارہ کیس میں اپنے بیان میں کہا کہ میں نے ملک بچانے کے لئے مجاہدین کی واپسی کا فیصلہ کیا جس پر جنرل پرویز سے اختلافات پیدا ہوگئے۔ انہیں ہٹا کر جنرل ضیاء الدین کو آرمی چیف مقرر کرنے کا فیصلہ خود کیا۔ جنرل مشرف کولمبو سے واپسی پر میرا تختہ الٹنے کا منصوبہ بنا چکے تھے۔ میں نے ان کو برطرف کردیا جس پر سازش میں شریک جرنیلوں نے اوورٹیک کرلیا۔ 12۔اکتوبر کو مجھے قابل اعتماد اطلاعات مل چکی تھیں کہ مشرف نے سازش تیار کرلی ہے۔ انہوں نے حساس تنصیبات پر اپنے آدمی لگادیئے۔ جرنیلوں نے ٹیک اوور کے بعد طیارے کا جھوٹا کیس بنادیا۔ جنرل مشرف نے میرے خلاف اس وقت محاذ کھولا جب میں نے معین الدین حیدر کو بدل کر غوث علی شاہ کو لگایا۔ مشرف اس پر ناراض ہوگئے۔ معین ان کے گہرے دوست ہیں۔

طیارہ پاکستان میں نہ اترنے کا حکم نہیں دیا

میاں نواز شریف نے کہا کہ میں نے جنرل مشرف کا طیارہ پاکستان میں نہ اترنے کا حکم نہیں دیا۔ پانچ بجکر 20 منٹ پر فوج نے ٹی وی کا اور چھ بجے سے پہلے وزیراعظم ہاؤس کا کنٹرول سنبھال لیا۔ وزیراعظم ہاؤس میں کوئی بھی پی آئی اے اور سی اے اے سے رابطے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

جرنیل مجھ سے دستخط کرانا چاہتے تھے

نواز شریف نے بتایا کہ 12۔ اکتوبر کی رات تین جرنیل میرے پاس پونے دو گھنٹے تک کچھ کاغذات پر دستخط کرانے کے لئے بیٹھے رہے۔ دستخط کردیتا تو ملکی سالمیت خطرے میں پڑجاتی۔ جرنیل مجھ سے کیا مطالبہ کررہے تھے یہ اعلانیہ بتانے کی بجائے جج کو چیمبر میں بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے غیر آئینی اقدام پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ جھوٹا کیس بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اگر دستخط کردیتا تو خود پریشانیوں سے بچ جاتا لیکن ضمیر ہمیشہ ملامت کرتا رہتا۔

میں بے قصور ہوں

میاں نواز شریف نے کہا کہ میں آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں بے قصور ہوں۔ اللہ میرے ساتھ انصاف کرے گا۔ مجھے توڑا یا جھکایا نہیں جا سکتا۔ پاکستان کو ایٹمی طاقت اور مسلح افواج کو ناقابل تسخیر بنانے کی سزا بھگتنے کو تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی عالمی لیڈر بات کرنے کو تیار نہیں ملک سنگین بحران سے دوچار ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ 1971ء کی ٹریجڈی کا ایکشن ری پلے ہونے والا ہے۔ فوجی حکمران یہ نہیں سمجھ رہے کہ آج کی دنیا میں ان کے وجود کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

میری حکومت جائز ثابت ہوگئی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن کے دورے سے میری حکومت جائز ثابت ہوگئی۔ امریکہ ملک میں اٹھائے جانے والے ہمارے اقدامات کی حمایت کررہا ہے۔ امریکی صدر کے دورۂ پاکستان پر خوش ہیں اس سے 52 سال پرانا مسئلہ کشمیر حل کرنے میں مدد ملے گی۔ خبررساں ایجنسی رائٹر کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان اختلافات کی بنیادی وجہ مسئلہ کشمیر ہے اس کے حل کے بغیر دونوں ممالک کے تعلقات بہتر نہیں ہوسکتے۔

پاکستان اہم ملک ہے

وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان اہم ملک ہے۔ ہم جمہوریت بحال کرانا اور جنگ کو ٹالنا چاہتے ہیں۔ امریکی مفادات داؤ پر لگے ہیں۔ صدر کلنٹن کے دورۂ پاکستان کا مطلب فوجی حکومت کو تسلیم کرنا یا مسئلہ کشمیر پر ثالثی کرنا نہیں ہوگا بلکہ پاکستان اور اسکے عوام سے رابطہ جاری رکھنا ہے۔ اس دورے میں پاکستان کو نظرانداز کرنے سے اسکے عوام ناراض ہوجاتے۔ صدر کلنٹن کی جنرل پرویز سے ملاقات طے شدہ ہے۔ کوئی پیشگوئی نہیں کرسکتا کہ کب پاکستان اور بھارت میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھے۔ ایسی بے یقینی کی صورت حال میں صدر کلنٹن تحمل اور باہمی مذاکرات کا پیغام لے کر جارہے ہیں۔

ملیحہ لودھی کی فتح

صدر کلنٹن کے دورہ سے بھارت پاکستان کو الگ تھلگ کرنے میں ناکام ہوگیا۔ پہلے ہی معرکہ میں امریکہ میں متعین پاکستانی سفیر ملیحہ لودھی نے فتح حاصل کرلی۔ کلنٹن کے اعلان سے امریکہ میں بھارتی لابی اور بھارت نواز سینیٹروں اور نئی دہلی کے حکام میں مایوسی پھیل گئی۔

کلنٹن ٹی وی پر خطاب کریں گے

25۔مارچ کو صدر کلنٹن جب پاکستان آئیں گے تو ائیرپورٹ سے ٹی وی پر براہ راست خطاب کریں گے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ صدر کلنٹن اپنے خطاب میں جمہوریت کے لئے پیغام دیں گے۔

احتساب کا دوسرا مرحلہ

احتساب کے دوسرے مرحلے میں مارچ کے آخری ہفتے میں 107۔ ارکان پارلیمنٹ اور 250۔ افسر پکڑے جائیں گے۔ تحقیقات کا سلسلہ 1985ء سے شروع کیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے علاوہ دوسری جماعتوں کے ارکان بھی شامل ہیں۔ جن کو پتہ چل گیا ہے انہوں نے حکام سے رابطے شروع کردیئے ہیں۔

دورہ برائے توسیع اشاعت الفضل

○ مکرم منور احمد صاحب ججہ نمائندہ الفضل اس وقت سندھ کی جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ درج ذیل مقاصد کے لئے امراء صاحبان اور صدر حلقہ جات سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

1۔ الفضل کے لئے نئے خریدار بنانا۔
2۔ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔
3۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ 04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر: غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

معدے کا السر درد، بدہضمی قیمت -/40
Stomach Tabs
ایف بی ہومیوپیتھک ڈسٹری بیوٹرز۔
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212352

خوشخبری
وول۔کاٹن۔سلک۔لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز لوپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔ اب آپ
فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ۔ ربوہ فون 434

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل ۔ کریم آباد چورنگی ۔ کراچی
پروپرائیٹر: میاں عبدالکریم غیور
فون نمبر 6325511 - 6330334

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61